A PART OF جامع الفتاوی

کرکٹ

CRICKET

عبد مصطفی محمد صابر قادری

جامع الفتاوی
(جامع الفتاوی اردو)
AMO

A PART OF جامع الفتاوی

کرکٹ

CRICKET

عبد مصطفی محمد صابر قادری

جامع الفتاوی
(جامع الفتاوی اردو)
AMO
Abde Mustafa Publications

کرکٹ

مرتب: عبد مصطفیٰ محمد صابر قادری

Publisher: Abde Mustafa Publications
Digitally Published by Sabiya Virtual Publication
Powered by Abde Mustafa Organisation

Publication Date: November 2023   Total Pages: 30
Edition: 1st
Book No.: SVPBN439

Cover Design & Formatting : Pure Sunni Graphics

All rights reserved.
No part of this publication may be reproduced, distributed, or transmitted in any form or by any means, including photocopying, recording, or other electronic or mechanical methods, without the prior written permission of the publisher, except in the case of brief quotations embodied in critical reviews and certain other noncommercial uses permitted by copyright law.

Copyright © 2023 by Abde Mustafa Publications

our family:

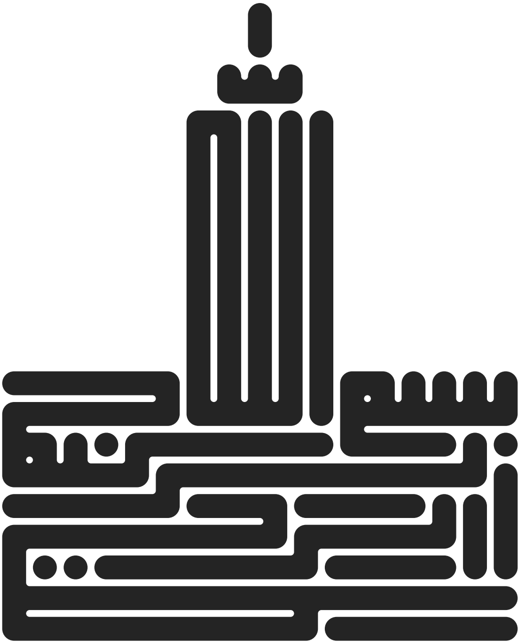

All praise to Allah, the Lord of the Creation,
and countless blessings and peace upon
our Master Muhammad صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ , the leader of the Prophets.

فہرست

کوڑاکرکٹ(Cricket) 4
کرکٹ کیا ہے؟ 6
فتاوی بحر العلوم سے 7
فائدہ: 7
وقار الفتاوی سے 8
فائدہ: 9
فتاوی فیض الرسول سے 10
فائدہ: 11
ورزش کے لیے کھیلے تو؟ 11
فائدہ: 13
موبائل فون پر گیم(Game) 13
فائدہ: 16
ٹی وی پر کرکٹ میچ دیکھنا کیسا ہے؟ 16
حضور تاج الشریعہ سے کرکٹ کے بارے میں گیارہ سوالات 18

(۱)کرکٹ کوچنگ چلانا 18

(۲)کرکٹ سے پیسے کمانا 19

فائدہ: 19

(۳)ورزش کے لیے کھیلنا 19

فائدہ: 19

(۴)ٹی وی پر کرکٹ دیکھنا 20

(۵)ٹی وی پر کرکٹ دیکھنے والے کی امامت کا حکم 20

(۶)کرکٹ ٹیم کے لیے دعا کرنا 20

فائدہ: 20

(۷)کرکٹ کو پیشہ بنانا 20

(۸)چند منٹ کے لیے کرکٹ، فٹ بال، ٹینس وغیرہ کھیلنا 21

(۹)شمع سبستان رضا میں کرکٹ کا وظیفہ 21

فائدہ: 21

(۱۰)کرکٹ اور ٹینس کی اجازت نہیں 22

(۱۱)ٹائم پاس کے لیے کھیلنا 22

فائدہ: 22

خاتمہ، خلاصہ اور نوٹ 23

لطیفہ: 24

کوڑاکرکٹ(Cricket)

عنوان میں ہم نے کوڑے کے ساتھ کَرکَٹ نہیں بلکہ کِرکٹ (Cricket) ہی لکھا ہے کیوں کہ اس کھیل کی حیثیت کوڑے سے بھی گئی گزری ہے۔ کوڑا (کچرا) بھی کام کی چیز ہوتی ہے لیکن یہ کھیل "کرکٹ" کسی کام کا نہیں بلکہ ایک جملے میں اس کی تعریف کریں تو "وقت کی بربادی، مال کی فضول خرچی اور خرافات کا مجموعہ" ہے۔

افسوس تو سب سے زیادہ اس بات کا ہے کہ کافروں نے جہاں اس کھیل کود کو اپنا مقصد زندگی بنا رکھا ہے وہیں ہماری قوم نے بھی اسے اپنے سروں پر چڑھا رکھا ہے۔ دل اس وقت اور غمگین ہوتا ہے جب مسلمانوں کے علما مدرسوں میں بچوں کو پڑھانے کے بجائے کرکٹ دیکھ رہے ہوتے ہیں اور انھیں نہ جانے اس فالتو کام سے کون سا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ یہ باتیں بالکل ظاہر ہیں کہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ ہمارے نوجوانوں کو دیکھیں تو کرکٹ کی تاریخ بڑے اچھے سے جانتے ہیں لیکن اپنے دین اور اسلام کی تاریخ سے کوئی خاص لینا دینا نہیں ہے۔ ایک ایک کھیلنے والے کو جانتے ہیں اور ان کے کھیلنے کے انداز کو جانتے ہیں اور یہ تک یاد کر کے رکھتے ہیں کہ کون سا کھلاڑی ماضی میں کس طرح کھیلا تھا۔

اب تو چلو سب کے پاس اپنا اپنا موبائل فون ہے کہ جو جہاں ہے وہیں سے کرکٹ دیکھ رہا ہوتا ہے لیکن پہلے بھی لوگوں کو اتنا شوق تھا کہ اس کے لیے ٹی وی بلکہ سڑکوں کے

کنارے پردہ لگاکراس پر کرکٹ کی ویڈیو چلایا کرتے تھے اور آج بھی کئی جگہوں پر ایسا ہوتا ہے۔ ابھی جن بوڑھوں کے پاس (ملٹی میڈیا) موبائل فون یعنی سمارٹ فون نہیں ہے وہ بھی جوانوں کو پکڑ پکڑ کر معلومات لیتے دکھائی دیتے ہیں کہ کون کون سی ٹیم کھیل رہی ہے اور کتنے رَن (Run) ہوئے ہیں اور کتنے وکٹ (Wicket) گرے ہیں۔ اس قدر دیوانہ پن ہماری سمجھ سے باہر ہے۔

اس اور اس جیسی فالتو چیزوں میں پڑکر ہی لوگوں نے اپنا مقصد زندگی بھلا رکھا ہے۔ اتنی توانائی اور وقت اور شوق کہیں اور دکھاتے تو اپنی اور اپنی قوم کی حالت کو اچھا کر پاتے اور دنیا و آخرت میں کامیاب ہوتے۔

ہم نے اس رسالے میں مختلف فتاوی کو جمع کیا ہے جو کھیل کود اور خاص کر کرکٹ کے بارے میں علمائے اہل سنت نے تحریر فرمائے ہیں۔ یہ رسالہ جامع الفتاوی کا ایک حصہ ہے جس میں پچھلے سو سال سے زائد کے عرصے میں لکھے گئے اردو فتاوی کو جمع کر دیا گیا ہے۔ اس کی کل جلدوں کی تعداد فی الحال ہمیں بھی نہیں معلوم لیکن ایک اندازے کے مطابق یہ سو سے زائد ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔

عبد مصطفی

محمد صابر قادری

۲۰ نومبر، ۲۰۲۳ء

کرکٹ کیا ہے ؟

ہمیں نہیں لگتا کہ کرکٹ کے بارے میں بتانے کی ضرورت ہے کیوں کہ لوگ ہم سے بہت بہتر طریقے سے اس کے بارے جانتے ہیں۔ یہ رسمی طور پر لکھنا پڑ رہا ہے کہ کرکٹ ایک کھیل ہے جس میں دو گروہ مقابلہ کرتے ہیں اور طریقہ یہ ہوتا ہے کہ ایک میدان میں بلے اور گیند کے ساتھ کئی اصولوں کے تحت کسرت کی جاتی ہے۔ اس کی تاریخ ۲۰۰۔۳۰۰ سال پرانی بتائی جاتی ہے یعنی تقریبًا اتنے سالوں پہلے اس کھیل کا آغاز ہوا پھر اس کے قوانین لکھے گئے اور موجودہ کرکٹ ہمارے سامنے ہے کہ ہر ملک کی ایک ٹیم ہے اور عالمی سطح پر اس کھیل کو کھیلا جاتا ہے۔

ہمارے ملک ہندستان میں اس کھیل کو غیر معمولی اہمیت دی جاتی ہے۔ ہر شہر میں ایک میدان دیکھنے کو مل جاتا ہے جسے خاص اسی کھیل کے لیے بنایا گیا ہے۔ اس کھیل پر کروڑوں اربوں روپے خرچ کیے جاتے ہیں اور دوسری طرف اس کھیل کے نام پر جوے کا ایک بڑا بازار چلتا ہے اور بڑی بڑی رقم لوگ داؤں پر لگا دیتے ہیں اور وہ بھی صرف اتنی بات پر کہ فلاں ٹیم جیت جائے گی!

اس مختصر تعارف کے بعد اب ہم کرکٹ کے تعلق سے علمائے اہل سنت کے فتاوی کو نقل کریں گے۔

فتاوی بحر العلوم سے

بحر العلوم، حضرت علامہ عبد المنان اعظمی رحمہ اللہ تعالی سے جامعہ شمس العلوم (گھوسی، مئو، اتر پردیش، ہند) کے ایک متعلم نے چند سوالات کیے جن میں ایک یہ تھا کہ جو آج کل ہند و پاک میں کرکٹ رائج ہے، اس کا کھیلنا اور دیکھنا کیسا ہے؟ نیز ان کی اقتدا میں نماز پڑھنا کیسا ہے یعنی کرکٹ دیکھنے اور کھیلنے والے شخص کی امامت جائز ہے یا نہیں؟

آپ رحمہ اللہ تعالی جواب میں لکھتے ہیں کہ:

کھیل کی غرض سے جو افعال کیے جائیں شریعت میں حرام و ناجائز ہیں۔

حدیث شریف میں ہے: كُلُّ لَهْوِ الْمُسْلِمِ حَرَامٌ اِلَّا ثَلَاثَةٌ

(یعنی مسلمانوں کے لیے تین کے سوا سب کھیل حرام ہیں)

[ان تین کھیلوں کی تفصیل آئندہ صفحات میں بیان کی جائے گی]

بالخصوص آج کل کرکٹ جو بے شمار برائیوں کا ذریعہ ہے، اس کھیل کے عادیوں کے پیچھے نماز ضرور مکروہ ہے، چاہے کھیلنے والے ہوں یا دیکھنے والے ہوں۔

(فتاوی بحر العلوم، ج۵، ص۵۸۹)

فائدہ:

اس سے معلوم ہوا کہ کرکٹ ایک ایسا کھیل ہے جو بے شمار برائیوں کا مجموعہ ہے اور اس کا

کھیلنے اور دیکھنے والا شرعی طور پر قابل گرفت ہے حتی کہ اس کی امامت جائز نہیں اور اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔

وقار الفتاوی سے

مفتی اعظم پاکستان، وقار ملت، علامہ مفتی وقار الدین قادری رحمہ اللہ تعالی سے سوال کیا گیا کہ ہاکی (Hockey)، کرکٹ اور فٹ بال (Football) وغیرہ دیکھنا اور کمنٹری (Commentary) سننا کیسا ہے؟ جبکہ دیکھنے اور سننے سے دل اس کی طرف مائل ہوتا ہے، آپ سے گزارش ہے کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں اس مسئلے کا تفصیلی جواب عنایت فرمائیں۔

آپ رحمہ اللہ تعالی جواب میں لکھتے ہیں کہ:

ابن ماجہ میں یہ حدیث ہے کہ "ہر وہ شے جس سے کوئی مسلمان غفلت میں پڑ جائے (وہ) باطل ہے مگر کمان سے تیر اندازی کرنا، اپنے گھوڑے کو سکھانا اور اپنی بیوی سے ملاعبت (کھیل کود) کرنا، یہ تین کام حق ہیں۔

حدیث میں واضح طور پر بتا دیا کہ مومن کی زندگی لہو و لعب کے لیے نہیں ہے۔ لہذا تندرستی کے لیے ٹہلنا یا ورزش کے لیے تھوڑا کھیلنا تو جائز ہے مگر کرکٹ، ہاکی جس طرح کھیلی جاتی ہے، اس میں کوئی مقصد صحیح نہیں ہے۔ بلکہ قوم اور ملک کا بہت بڑا نقصان ہے۔

کروڑوں روپے اسٹیڈیم بنانے اور ٹیم تیار کرنے پر خرچ کیے جاتے ہیں۔ پھر جب ملک یا بیرون ملک پانچ روزہ، تین روزہ اور ایک روزہ جو میچز (Matches) ہوتے ہیں، آفس میں بیٹھے ہوئے ملازمین، کام کے بجائے ریڈیو یا ٹیلی وژن سے کمنٹری سننے اور دیکھنے میں مصروف ہوتے ہیں۔ اس میں قوم کے مال کی بربادی اور وقت کو ضائع کرنا ہے۔ اور دین کے نقصان کا تو عالم یہ ہے کہ ہزاروں آدمی اسٹیڈیم میں بیٹھے دن بھر کھیل دیکھتے رہتے ہیں، نہ نماز کی پرواہ نہ اپنا وقت ضائع ہونے کی پرواہ!

اسلام کا نام لینے والی حکومت پر افسوس ہے کہ میچ کو جمعہ کے دن ضرور رکھا جاتا ہے، اس کی یہ مصلحت بتائی جاتی ہے کہ جمعہ کے دن عام چھٹی ہوتی ہے، حالانکہ جمعہ کے علاوہ بھی، جس دن میچ ہوتا ہے، عموماً بغیر اعلان دفاتر میں کام نہیں ہوتا ہے۔ حکومت نے اپنے طور پر جمعہ کی چھٹی کی وجہ سے جمعہ کو میچ کا دن قرار دیا ہے۔ مگر یہ نہ سوچا کہ ہزاروں لاکھوں آدمیوں کی جمعہ کی نماز چھوڑنے کا گناہ حکومت کے اوپر بھی ہے۔ بہر صورت یہ سب کھیل کھیلنا ناجائز و حرام ہیں اور ان کو دیکھنے اور سننے میں وقت ضائع کرنا بھی ناجائز ہے۔

(وقار الفتاوی، ج۳، ص۴۳۶)

فائدہ:

کھیل کود سے انسان کا دل غافل ہوتا ہے اور یہ غفلت بہت نقصان پہنچاتی ہے۔ اس کے دیکھنے اور کمنٹری سننے میں بھی یہی بات پائی جاتی ہے۔ ورزش کے لیے کھیلنا ایک بہت الگ

شے ہے لیکن آج کل جس طرح یہ رائج ہے وہ ہمارے سامنے ہے۔ اس میں پیسے اور وقت دونوں کی بربادی صاف دکھائی دے رہی ہے اس کے باوجود لوگ باز نہیں آتے۔ لوگوں کو فخریہ کہتے ہوئے دیکھا جاتا ہے کہ میں نے فلاں میچ فلاں اسٹیڈیم میں دیکھا حالانکہ ایسا کرنے والوں نے پورا دن بغیر نماز کے وہاں گزارا ہوتا ہے! یہ آخر کیسے جائز ہو سکتا ہے؟

فتاوی فیض الرسول سے

علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمہ اللہ تعالی سے اندور (مدھیہ پردیش) سے سوال کیا گیا کہ والی بال (Volley Ball) و کرکٹ وغیرہ کھیل شریعت کے نزدیک کھیلنا کیسا؟

آپ جواب میں لکھتے ہیں کہ:

کھیل کی جتنی بھی قسمیں ہیں سب باطل ہیں صرف تین قسم کے کھیل کی حدیث میں اجازت ہے۔ بیوی سے کھیل کرنا، گھوڑے کی سواری اور تیر اندازی کرنا، ایسا ہی در مختار میں بھی ہے۔ اور دوڑ میں مقابلہ کرنا بھی جائز ہے بشرطیکہ جوا کے ساتھ نہ ہو۔ اسی طرح کشتی لڑنا اگر لہو و لعب کے طور پر نہ ہو بلکہ جسم میں قوت لانے اور کفار سے لڑنے کی نیت ہو تو جائز و مستحسن بلکہ کار ثواب ہے بشرطیکہ ستر پوشی کے ساتھ ہو۔ (بہار شریعت)

(فتاوی فیض الرسول، ج ۲، ص ۵۴۶)

فائدہ:

جن تین کھیلوں کی حدیث میں اجازت دی گئی ہے ان میں فائدے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی کچھ کھیل ستر پوشی اور اچھی نیت کے ساتھ جائز ہیں جیسے دوڑ کا مقابلہ اور کشتی لڑنا لیکن کرکٹ وغیرہ جس طرح آج کل کھیلے جاتے ہیں ان میں ایسی کوئی خیر کی بات نہیں بلکہ کئی قسم کی برائیاں پائی جاتی ہیں لہذا اس کی اجازت نہیں ہے۔

ورزش کے لیے کھیلے تو؟

فتاوی مرکز تربیت افتا میں ہے کہ راجستھان (ہند) سے کسی نے سوال کیا کہ کرکٹ میچ کھیلنا، دیکھنا اور اس میں دلچسپی رکھنا کیسا ہے؟ اور اگر ورزش کے طور پر کھیلتے ہیں تو کیا حکم ہے؟

الجواب: کرکٹ یا اس طرح کا کوئی کھیل اگر لہو و لعب کے طور پر کھیلے تو حرام و گناہ ہے اور اس سے اجتناب واجب، قرآن کریم فرماتا ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ (6)

ترجمہ: اور کچھ لوگ کھیل کی بات خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اُسے ہنسی بنالیں اُن کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔ (سورہ لقمان، آیت ٦)

اس آیت کی تفسیر میں امام نسفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: عن ابن عباس انه قال لهو الحديث كل لهو و لعب وترنمات وفضول كلام قوله ليضل عن سبيل الله اى ليعرف الناس عن دين الله بغير علم اى بلا حجة ولا برهان ويتخذها هزوا أولئك يعني يستهزى بكتاب الله

جس طرح کھیلنا حرام ہے ویسے ہی دیکھنا بھی حرام ہے، چنانچہ امام صدر شہید حسام الدین سمرقندی ایک حدیث نقل فرماتے ہیں:

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال استماع الملاهى معصية والجلوس عندها فسق والتلذذ بها كفر اھ ایسا ہی کافی میں ہے۔

ترمذی شریف میں ہے: كل ما يلهو به الرجل المسلم باطل الا بقوس و تاديبه فرسه وملاعبته اهله فانهن من الحق (ج۱، ص۲۹۳)

اور اگر ورزش کی نیت سے کھیلنے تو چند شرائط کی پابندی کے ساتھ جائز ہے:

(۱) نماز کے اوقات میں نہ کھیلے

(۲) اپنے دینی مشاغل نیز طلب علم سے غافل ہو کر کھیل میں ہی انہماک نہ ہو

(۳) ٹورنامنٹ (Tournament) میں حصہ نہ لے

(۴) ران اور دوسرے اعضا جن کو چھپانا واجب ہے نہ کھولے۔ واللہ اعلم

(فتاوی مرکز تربیت افتا، ج۲، ص۴۸۹)

فائدہ:

ورزش کے لیے کھیلنے کا یہ مطلب نہیں کہ روزانہ گھنٹوں کا وقت اس میں لگایا جائے۔ آج کل ورزش کے نام پر لوگ اپنا مطلب پورا کرنا چاہتے ہیں انھیں سمجھنا چاہیے کہ ورزش کے لیے تھوڑا بہت کھیلا جاتا ہے۔ اور پھر اس میں بھی شرائط کا لحاظ کرنا ضروری ہے۔ ایک بات یہ بھی قابل غور ہے کہ شروعات ورزش کے نام پر کی جاتی ہے لیکن کھیلتے کھیلتے دل ایسا لگ جاتا ہے کہ پھر وقت گزرنے کا احساس نہیں ہوتا اور پھر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ٹورنامنٹ میں حصہ لے لیا جاتا ہے یا مقامی نوجوانوں کو جمع کر کے ٹورنامنٹ شروع کر دیا جاتا ہے۔ ان باتوں سے یہ نتیجہ نکالنے میں دشواری نہیں ہوتی کہ ورزش کے لیے بھی اسے کھیلنا خطرناک ہے۔ ورزش کے لیے دوسرے کئی کام کیے جاسکتے ہیں۔ کرکٹ میں ورزش کا نام لے کر آنے والے اسی میں ڈوب جاتے ہیں!

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس فضول کام سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

موبائل فون پر گیم (Game)

حضرت علامہ مفتی ذوالفقار خان نعیمی صاحب سے جامعۃ الرضا کے ایک متعلم نے موبائل فون کے تعلق سے کئی مسائل دریافت کیے جن میں ایک یہ بھی تھا کہ موبائل فون پر گیم (کھیل) کھیلنا کیسا ہے؟

آپ جواب میں لکھتے ہیں:

حدیث میں ہے:

كل ما يلهو به الرجل المسلم باطل الا بقوس و تاديبه فرسه وملاعبته اهله فانهن من الحق

ہر وہ کھیل جس سے مسلمان آدمی کھیلتا ہے باطل ہے مگر اس کا اپنی کمان سے تیر اندازی کرنا اور اپنے گھوڑے کو تربیت دینا اور اپنی بیوی سے چھیڑ چھاڑ پس یہ کھیل حق ہیں۔

(سنن النسائی باب الرمي في سبيل الله،ص۲۰۲)

ملاعلی قاری اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

وفي معناها كل ما يعين على الحق من العلم والعمل اذاكان من الامور المباحة كا المسابقة بالرجل والخيل والابل والتمشية لتنزه على قصد تقوية البدن وتطرية الدماغ

حدیث میں بیان کردہ کھیلوں میں ہر وہ کھیل داخل ہے جو علم وعمل کے لیے معاون بنتا ہو اور فی نفسہ جائز کاموں میں اس کا شمار ہوتا ہو جیسا کہ پیدل دوڑ، گھوڑ دوڑ، اونٹوں کی دوڑ، یا بدن کی تقویت اور دماغ کی تراوٹ کے ارادہ سے چہل قدمی۔ (مرقاۃ المفاتیح ۷/۳۹۶)

حضور اعلی حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: لذت لعب شرع کریم وعقل سلیم کے نزدیک فائدہ معتد بہا نہیں مگر جبکہ لہو مباح ہوا اور تعب کے بعد اس سے ترویح قلب مقصود

اب نہ وہ عبث رہے نا حقیقت لعب اگرچہ صورت لعب ہو۔

ولہذا احدیث میں ہے، حضور سید اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الھواو العبوافانی اکرہ ان یرمی في دینکم غلظة، رواہ البیھقي في شعب الایمان

کھیلوکودو کہ میں اس کو ناپسند کرتا ہوں کہ کوئی تمھارے دین میں سختی دیکھے اس حدیث کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

امام ابن حجر مکی کف الرعاع پھر سیدی عارف باللہ حدیقہ ندیہ میں فرماتے ہیں:

اللھو المباح ماذون فیه منهﷺ

جائز کھیل کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اجازت ہے۔

(فتاوی رضویہ قدیم جلد ا/۲۰۱)

ان عبارات سے یہ نتیجہ نکلا کہ موبائل پر ہر وہ گیم کھیلنا جائز ہے جس میں دینی یا دنیوی فائدہ ہو یا بدن کی تقویت اور دماغ کی تراوٹ مقصود ہو اور اس میں خلاف شرع کوئی امر جیسے جاندار کی تصویر وغیرہ نہ ہو۔ اور ایسے گیم جس میں جاندار کی تصاویر ہوں اور اس گیم سے کوئی دنیوی یا دینی فائدہ بھی نہ ہو اور نہ ہی اس سے بدن یا دماغ کو تازگی میسر آئے اس میں اپنا وقت ضائع کرنا خالی از کراہت نہیں۔

اعلی حضرت فرماتے ہیں: ہر کھیل اور عبث فعل جس میں نہ کوئی غرض دین نہ کوئی منفعت جائزہ دنیوی ہو سب مکروہ و بے جا ہیں کوئی کم، کوئی زیادہ الخ۔ (فتاوی رضویہ قدیم، ج۹، ص ۴۴)

فائدہ:

اس سے اصول معلوم ہو گیا کہ کھیل وہی جائز ہے جس سے دینی و دنیاوی فائدہ مقصود ہو اور اسی مقصد کی مقدار کھیلا جائے۔ اس میں یہ بھی ضروری ہے کہ شرائط کی پابندی کی جائے مثلاً وہ کھیل کوئی غیر شرعی کام نہ ہو اور اس کھیل میں کوئی ناجائز کام نہ کرنا پڑے جیسے ستر عورت کا کھولنا وغیرہ۔

ٹی وی پر کرکٹ میچ دیکھنا کیسا ہے؟

سوال: ٹی وی پر کرکٹ میچ دیکھ سکتے ہیں؟

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

اولاً یہ ذہن نشین رہے کہ کوئی بھی کھیل بطور کھیل کھیلنا لہو و لعب ہونے کی وجہ سے ممنوع ہے اور مروجہ کرکٹ لہو و لعب کے طور پر ہی کھیلی جاتی ہے، تو جب اس طرح کھیلنا منع ہے تو ان کو دیکھنے کی بھی اجازت نہیں۔

پھر یہ کہ ٹی وی، موبائل، کمپیوٹر وغیرہ کسی بھی اسکرین پہ کرکٹ کا میچ دیکھنے میں اس کے علاوہ متعدّد خلافِ شرع کاموں کا ارتکاب پایا جاتا ہے، مثلاً میچ کے دوران بے پردگی پر مشتمل مناظر دکھائے جاتے ہیں، پھر ایسے اشہارات بھی چلائے جاتے ہیں، جن میں بے پردہ

عورتیں ہوتی ہیں۔ یونہی براہِ راست میچ دیکھنے میں بھی خلافِ شرع امور کا ارتکاب ممکن ہے، مثلاً مردوں عورتوں کا اختلاط، میوزک کا سننا وغیرہ،اسی طرح کتنوں کی نمازیں قضاہوجاتی ہیں اور خاص طور پر جماعت کا اہتمام تو بہت مشکل ہوجاتا ہے، توجس کام میں بھی خلافِ شرع امور کاارتکاب پایاجائے، خواہ وہ کرکٹ کھیلناہو، یادیکھنایاان کے علاوہ کوئی کام،وہ ناجائزو حرام اور گناہ ہے۔

مفتی اعظم پاکستان علامہ مولانا محمد وقار الدین علیہ الرحمۃ سے سوال کیا گیاکہ کرکٹ کھیلنا اور دیکھنا کیسا ہے؟ توآپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: حدیث مبارکہ میں ہے:

كل ما يلهو به المرء المسلم باطل إلا رميه بقوسه و تأديبه فرسه وملاعبته امرأته فإنهن من الحق

یعنی ہر وہ شے جس سے کوئی مسلمان غفلت میں پڑجائے باطل ہے مگر کمان سے تیر اندازی کرنا، اپنے گھوڑے کو سکھانا، اور اپنی بیوی سے ملاعبت (کھیل کود) کرنا یہ تین کام حق ہیں۔

(سنن ابن ماجہ، ص202 مطبوعہ: کراچی)

حدیث میں واضح طور پر بتادیا کہ مؤمن کی زندگی لہو ولعب کے لیے نہیں ہے۔ لہٰذا تندرستی کے لیے ٹہلنا یا ورزش کے لیے تھوڑا کھیلنا تو جائز ہے مگر کرکٹ وغیرہ کھیل جس طرح کھیلے جاتے ہیں اس میں کوئی مقصدِ صحیح نہیں بلکہ قوم اور ملک کا بہت بڑا نقصان ہے اس میں قوم کے مال کی بربادی اور وقت کو ضائع کرنا ہے اور دین کے نقصان کا تو عالم یہ ہے کہ

ہزاروں آدمی بیٹھے دن بھر کھیل دیکھتے رہتے ہیں نہ نماز کی پرواہ نہ اپنا وقت ضائع ہونے کی پرواہ بہر صورت یہ کھیل کھیلنا ناجائز و حرام ہے اور ان کو دیکھنے اور سننے میں وقت ضائع کرنا بھی ناجائز ہے۔ (ملخصًا از وقار الفتاوی، ج 3، ص 436۔437، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو حفص محمد عرفان مدنی عطاری

فتوی نمبر: WAT-1258 تاریخ اجراء: 18 ربیع الثانی 1444ھ/14 نومبر 2022ء

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

حضور تاج الشریعہ سے کرکٹ کے بارے میں گیارہ سوالات

حضور تاج الشریعہ، علامہ مفتی اختر رضا خان بریلوی رحمہ اللہ سے کرکٹ کے بارے میں کئی مرتبہ سوال کیا گیا۔ جامعۃ الرضا کی ویب سائٹ پر آڈیو کی شکل میں تلاش (سرچ) کرنے پر گیارہ سوالات ملتے ہیں جن کو ہم یہاں نقل کر رہے ہیں۔

(ا) کرکٹ کوچنگ چلانا

سوال کیا گیا کہ کیا کرکٹ کوچنگ (Cricket Coaching) چلانا یعنی کرکٹ کھیلنا سکھانا کیسا ہے؟ اور اس سے آمدنی جائز ہے یا نہیں؟

جواب: یہ ناجائز ہے اور آمدنی بھی جائز نہیں۔

(۲) کرکٹ سے پیسے کمانا

سوال کیا گیا کہ کرکٹ کھیل کر پیسے کمانا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: اس میں تفصیل درکار ہے کہ کرکٹ کس کے ساتھ کھیلا اور کس نے پیسے دیے۔

(اس کے بعد جواب دیا جا سکتا ہے)

فائدہ:

یہ مجمل سوال ہے جو تفصیل طلب ہے کیوں کہ اس کی کئی صورتیں بن سکتی ہیں۔ ایسی ہی اگر کوئی صورت کسی کے ذہن میں ہو تو اسے کسی سنی مفتی صاحب کو تفصیل بتا کر جواب معلوم کیا جائے۔

(۳) ورزش کے لیے کھیلنا

سوال کیا گیا کہ کرکٹ کو فٹنس (Fitness) کے لیے کھیلنا کیسا ہے؟

جواب: کوئی اور ورزش کی جائے۔

فائدہ:

ہم پہلے بھی اس پر لکھ چکے ہیں کہ ورزش کے نام پر اگرچہ تھوڑا بہت کبھی کبھار کھیل لینا جائز ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ ورزش کے لیے کوئی اور ذریعہ اپنایا جائے۔ اسے کھیلنے والوں کو پھر اس کی عادت لگ جاتی ہے۔

(۴) ٹی وی پر کرکٹ دیکھنا

سوال کیا گیا ایسے شخص کے بارے میں جو ٹی وی پر کرکٹ دیکھتا ہے اور دوسروں کو بھی دکھاتا ہے۔

جواب: ایسا شخص فاسق ہے اور اس کا یہ عمل ناجائز و حرام ہے۔

(۵) ٹی وی پر کرکٹ دیکھنے والے کی امامت کا حکم

سوال کیا گیا کہ ٹی وی پر کرکٹ دیکھنے والے کی امامت کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص ٹی وی پر کرکٹ دیکھنے کا شوقین ہے تو اسے امام بنانا جائز نہیں۔

(٦) کرکٹ ٹیم کے لیے دعا کرنا

سوال کیا گیا کہ کسی ٹیم کے لیے اس کے جیتنے کی دعا کرنا کیسا ہے؟ جیسا کہ ورلڈ کپ (World Cup) کے وقت کی جاتی ہے۔

جواب: لہو ولعب شرعًا ناجائز و حرام ہے۔

فائدہ:

جب یہ کھیل کود جائز نہیں تو پھر ایسے کام کے حق میں دعا کرنا بھی جائز نہیں۔

(۷) کرکٹ کو پیشہ بنانا

سوال کیا گیا کہ کرکٹ کو پیشہ بنانا کیسا ہے؟ کیا اس کے ذریعے پیسے کمائے جا سکتے ہیں جب کہ

نماز پڑھی جائے اور ستر پوشی بھی ہو۔

جواب: حضور تاج الشریعہ نے ایسے شخص کو ہدایت فرمائی کہ اس لہو و لعب کی صورت سے بچے اور کوئی سنجیدہ پیشہ اپنائے اور اللہ روزی دینے والا ہے۔ کوئی شرافت والا کام کیا جائے۔

(۸) چند منٹ کے لیے کرکٹ، فٹ بال، ٹینس وغیرہ کھیلنا

انگریزی میں سوال کیا گیا کہ چند منٹوں کے لیے کرکٹ، ٹینس وغیرہ کھیلنا کیسا ہے؟

جواب: لہو و لعب (یعنی کھیل کود) شرعًا ناجائز ہیں۔ اگر ورزش کی نیت سے کبھی کبھار تھوڑا کھیل لیا جائے اور اس میں ستر پوشی ہو تو حرج نہیں ہے۔

(۹) شمع شبستان رضا میں کرکٹ کا وظیفہ

سوال کیا گیا کہ کتاب شمع شبستان رضا میں ہے کہ اعلی حضرت نے کفار کے خلاف کرکٹ جیتنے کا کوئی وظیفہ عنایت کیا تھا، اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: یہ معتمد نہیں اور اس کتاب میں کئی ایسی باتیں اعلی حضرت کی طرف اور بزرگوں کی طرف منسوب کردی گئی ہیں۔

فائدہ:

شمع شبستان رضا نامی کتاب کو بعض لوگ اعلی حضرت کی کتاب سمجھتے ہیں جو کہ بالکل غلط ہے۔ یہ کتاب اعلی حضرت کی نہیں ہے۔ اس کتاب کے بارے میں علمائے اہل سنت نے

کلام فرمایا ہے۔ یہ معتبر نہیں۔

(۱۰)کرکٹ اور ٹینس کی اجازت نہیں

سوال کیا گیا کہ کیا کرکٹ اور ٹینس کھیلنے کی اجازت ہے ؟

جواب: اجازت نہیں ہے۔

(۱۱)ٹائم پاس کے لیے کھیلنا

سوال کیا گیا کہ بنا پیسے لگائے صرف ٹائم پاس (Time Pass) کے لیے کیرم (Carrom) اور کرکٹ وغیرہ کھیل سکتے ہیں ؟

جواب: نہیں کھیل سکتے کیوں کہ یہ کھیل کود میں شمار ہو گا۔ (ملخصًا)

فائدہ:

مذکورہ سوالات اور ان کے جوابات سے بالکل واضح سمجھ میں آتا ہے کہ کرکٹ وغیرہ کھیلنے کی اجازت نہیں اور جہاں تک اجازت ہے بھی تو اس سے بچنا بھی بہتر ہے کیوں کہ "زکام کو روکو تاکہ بخار نہ آئے" پر عمل کرنا چاہیے۔

خاتمہ، خلاصہ اور نوٹ

کرکٹ کے تعلق سے ہم نے یہاں جو فتاوی نقل کیے وہ اس مسئلے کی تفصیل کے لیے کافی معلوم ہوتے ہیں۔ مذکورہ پوری بحث سے یہ باتیں سمجھ میں آتی ہیں:

- کرکٹ کھیلنا ناجائز ہے بلکہ کئی ناجائز کاموں کا مجموعہ ہے۔
- لہو ولعب یعنی کھیل کود اسلام میں جائز نہیں کیوں کہ انسان کی پیدائش کا یہ مقصد نہیں اور یہ چیزیں انسان کو غفلت میں ڈال دیتی ہیں۔ یہ دیکھا بھی گیا ہے کہ ان کاموں میں پڑنے والے کسی کام کے نہیں رہتے اور اپنی دنیا کے ساتھ ساتھ اپنی آخرت کو بھی فراموش کیے بیٹھے ہوتے ہیں۔
- نوجوانوں کا اس میں اس قدر دیوانہ پن قوم کے لیے بہت افسوس ناک اور مستقبل کے لیے خطرناک ہے۔
- ورزش کے نام پر اپنی طبیعت کی بات منوانے اور ناجائز صورت کو بھی جائز سمجھنا بہت بری بات ہے۔
- ورزش کے لیے جو اجازت ہے وہ بہت خاص ہے اور اس سے بچنا بھی بہتر ہے۔ ورزش کرنے کے بے شمار طریقے ہیں کہ جہاں بندہ اکیلے ورزش کر سکتا ہے۔ یہ کیا بات ہوئی کہ بندہ خود ورزش کرنے کے لیے ایک جماعت بنالے اور سب کا وقت ضائع کرے۔

یہ سب حیلے بہانے کرنے سے بچنا چاہیے اور مکمل اس کھیل کود کی صورت سے پرہیز کرنا چاہیے۔

- اس کے نام پر جوا کھیلنا بھی تباہی کا باعث ہے۔ یہ کئی حرام کاموں کو ایک ساتھ کرنے کے برابر ہے۔

کھیل کود کے موضوع پر اور کئی فتاوی ہیں جنھیں ہم دوسرے عناوین کے تحت لائیں گے۔ مثال کے طور پر شطرنج کھیلنا، تاش کے پتے کھیلنا، کیرم بورڈ کا کھیل اور اسی طرح کئی کھیلوں کی تفصیل ہم جامع الفتاوی کے دوسرے حصوں میں پیش کریں گے۔ آخر میں ایک لطیفہ عرض کر کے اس رسالے کو مکمل کرنا چاہتا ہوں۔

لطیفہ:

شروع سے ہی مجھے اس کھیل سے ایک نفرت سی ہے لیکن اس کی وجہ وہ نہیں ہے جو میں اب بتانے جا رہا ہوں۔

میں نے اپنی زندگی میں ایک دو مرتبہ ہی اس کھیل کو کھیلا ہوگا۔ مجھے ایک ہی بار کھیلنا زیادہ یاد ہے جب میری عمر تقریباً ۱۴ سال رہی ہوگی۔ کچھ دوستوں نے مجھے کرکٹ کھیلنے کے لیے بلایا تو میں نے کہا کہ مجھے نہیں آتا لیکن وہ اصرار کر کے مجھے لے گئے۔ اس دن دو میچز (Matches) ہوئے۔ کل گیارہ سے بارہ ہی لڑکے کھیلنے والے تھے تو دو ٹیم بنانے کا طریقہ یہ تھا کہ جب دو لوگ بلے بازی کر رہے ہوتے تو سارے فیلڈنگ (Fielding)

کرتے یعنی مجھے پورے کھیل میں دونوں طرف سے فیلڈنگ کرنی پڑی۔ بلے بازی میں پہلے اسے ہی اتارا جاتا جو کھیلنے میں اچھا ہوتا تو اس طرح مجھے بلے بازی کا موقع ہی نہیں ملا۔ پہلے میچ میں ہی تھک گیا تھا پھر دوسرے میچ کے چھے گیندوں کے لیے بلے بازی کا موقع ملا جس میں چھتیس (۳۶) رن بنانے تھے اور جب بلے کو پکڑ کر کھڑا ہوا تو آواز آئی کہ "آج تمھیں ہمیں جیت دلانی ہے" پھر دوبارہ کبھی کرکٹ کھیلا ہو مجھے یاد نہیں۔

اللہ تعالی کا کرم ہے کہ ایسی چیزوں سے دور رکھا اور اپنے دین کی اشاعت کی توفیق بخشی۔ رب کریم ہمارے نوجوانوں کو دین حق کی خدمت میں اپنی توانائی اور وقت کو خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عبد مصطفی

محمد صابر قادری

۲۰ نومبر، ۲۰۲۳ء

OUR OTHER PUBLICATIONS

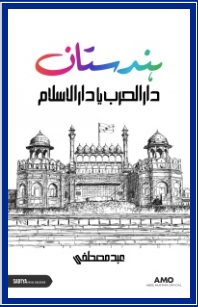

Abde Mustafa Publications

AMO

Powered By Abde Mustafa Organisation

abdemustafa.org

@abdemustafaorg